اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱ /
(ہفتہ)
یوم :- شنبہ
۲۳ ؍ شوال ۱۳۶۸ھ

جلد ۳	۲۰ ؍ ظہور ۱۳۲۸ ہش	۲۰ ؍ اگست ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۹۰

مہاجرین کو دوسروں سے اپنے آپکو الگ سمجھنے کا خیال ترک کر دینا چاہیئے
اسوقت کشمیر کا پاکستان میں شامل ہونیکا مسئلہ نہایت اہم ہے

گوجرہ ۱۹ ؍ اگست - ہز ایکسیلینسی سردار عبدالرب نشتر گورنر مغربی پنجاب جو دورہ کر رہے ہیں ۔ آج گوجرہ میں ایک تقریر کے دوران میں فرمایا کہ مہاجرین کو یہ خیال اپنے دل سے جتنی جلد ہو سکے نکال دینا چاہیئے کہ وہ باقی پاکستانیوں سے الگ ہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ پاکستان کے رہنے والے سب برابر کے شہری ہیں - مہاجرین اور انصار کی تفریق مٹ جانا چاہیئے ۔ کشمیر کے معاملہ پر رائے زنی کرتے ہوئے آپ نے اسبات پر زور دیا کہ کشمیر پاکستان کا ایک قدرتی اور اہم حصہ ہے ۔ اس لئے اس کا پاکستان کے ساتھ شامل ہونا ازحد ضروری ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ پاکستان کے عوام کو چاہیئے کہ کشمیر کے الحاق پاکستان کی جدوجہد کے لئے پوری پوری تیاری کریں ۔

کشمیر کے متعلق مذاکرات میں تعطل

سرینگر ۱۹ ؍ اگست ۔ کشمیر کمیشن نے پاکستان اور ہندوستان کے نمائندوں کی جو کانفرنس ۲۲ ؍ اگست کو طلب کی تھی وہ ملتوی کر دی گئی ہے ۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کا ایک پیغام مظہر ہے کہ اس فیصلہ سے مطلع کرنے کے لئے دونوں حکومتوں کے نام تار بھیج دیا گیا ہے ۔ کمشن کے صدر دفتر سے جو اعلان جاری کیا گیا ہے اسمیں بتایا گیا ہے کہ ایجنڈا کے متعلق پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں نے جو جوابات ارسال کئے ہیں یہ فیصلہ انکے پیش نظر آج اسوقت کیا گیا جب کشمیر کمیشن کا خاص ہوائی جہاز کراچی اور نئی دہلی سے پاکستان اور ہندوستان کے جواب لیکر واپس پہنچا یہ خط کمیشن کے ان خطوں کے جواب میں ارسال کئے گئے ہیں جو کمیشن نے کچھ دن ہوئے ارسال کئے تھے معلوم ہوا ہے کہ دونوں حکومتیں متارکہ صلح کے معاہدہ پر عمل کرانے کے لئے اپنے اپنے فیصلہ پر ڈٹی ہوئی ہیں اور اسوجہ سے ہی یہ تعطل پیدا ہوا ۔ کمیشن کا اجلاس آج منعقد ہوگا

ابن سعود کی معزولی کی افواہ غلط ہے

سکندریہ ۱۹ ؍ اگست ۔ سٹار کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ یہ افواہ جو یہاں گشت لگا رہی تھی کہ ابن سعود نے تخت و تاج سے اپنے پسر کے حق میں دستبرداری دے دی ہے بالکل بے بنیاد ثابت ہوئی ہے ۔ (سٹار)

کینیڈا کے جنگلات میں آگ سے نقصان

اوٹاوا - ۱۹ ؍ اگست کل شام یہاں سے ۳۰ میل مغرب کی طرف بڑے سانڈبین کینیڈا کے سب سے بڑے جنگل میں آگ لگ جانے کے باعث بہت نقصان ہوا - اندازہ کیا جاتا ہے کہ ایک لاکھ پونڈ سے زائد نقصان ہوا ہے ۔ یقین کیا جاتا ہے کہ آگ ۔ ایک ریل گاڑی سے گری ہوئی ایک چنگاری کے باعث لگی ۔

اونٹیریو کے بہت بڑے جنگلات میں ۴۲ جگہ آگ لگی ہوئی ہے ۔ ان میں سے ۵ مقامات پر آگ کنٹرول سے باہر ہے - طویل خشک سالی کے باعث سوختہ بالکل خشک ہے اور آگ بجھانے والوں کی امداد کے لئے بارش کے امکانات بھی نہیں ہیں اس آگ کی ذمہ داری ان کیمپ لگانیوالے اشخاص پر ہے جو آگ جلتی چھوڑ دیتے ہیں ۔ (سٹار)

شیخ مبارک احمد صاحب ۱۲ ؍ اگست کو جہاز پر سوار ہو جائینگے

نیروبی ۱۹ ؍ اگست :- نیروبی سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب امیر جماعت اور رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ احمدیہ مشن ممباسہ سے ۱۲ ؍ اگست کو جہاز پر سوار ہو جائینگے ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ان کی جگہ مکرم چوہدری عنایت اللہ کو امیر جماعت مقرر فرمایا ہے ۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ آپ بخیریت منزل مقصود پر پہنچ جائیں

کراچی میں مہاجرین کی بستی کا سنگ بنیاد

کراچی ۱۹ ؍ اگست - آج مسٹر لیاقت علیخان وزیر اعظم پاکستان نے علاقہ گولیمار کراچی میں مہاجرین کی نئی بستی کا سنگ بنیاد رکھا - اس موقعہ پر پاکستان کے وزراء اور غیر ملکی نمائندے بھی حاضر تھے مہاجرین کی بستی کی سکیم مسلم لیگ نے پیش کی اور اس پر ۳ کروڑ روپیہ صرف کیا جائے گا - اس سکیم کے مطابق ایک ہزار سستے مکانات متوسط طبقہ کے مہاجرین کے لئے تعمیر کئے جائیں گے - نالیوں بجلی اور سڑکوں وغیرہ پر ۱۰ لاکھ روپیہ صرف ہوگا - نسبتاً غریب طبقے کے لئے چھوٹے چھوٹے مکانات کے لئے ۵۰۰ ایکڑ اراضی الگ وقف کر دی گئی ہے - اس موقع پر وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ٹرسٹ میں ہر شہری کو یکساں طور پر حق حاصل ہے

چھ سکیموں پر کام شروع ہو جائیگا

کراچی - ۱۹ ؍ اگست یہ فیصلہ کیا گیا ہے - کہ زیر تجویز چھ سکیموں پر کام شروع کر دیا جائے ان میں سے سب سے پہلے میانوالی پروجیکٹ کا کام شروع کر دیا جائیگا - مشرقی پاکستان میں سوت بنانے کی مل بھی بہت جلد لگ جائے گی -

جنوبی افریقہ کو یورینیم کا منبع بنانے کی گفت و شنید

پریٹوریا - ۱۹ ؍ اگست - معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ کی ایٹمی طاقت کے ادارے کے ڈائرکٹر سر جان کاک کروفٹ اور یونین کے سائنس دانوں کے درمیان خفیہ گفت و شنید ہو رہی ہے - تاکہ جنوبی افریقہ کو برطانیہ کے ایٹم بنانے والے کارخانوں کے لئے یورینیم حاصل کرنے کا مرکز بنایا جا سکے جنوبی افریقہ کے سائنس دانوں کی قیادت جنوبی افریقہ کی تحقیقاتی کونسل کے صدر ڈاکٹر شون لینڈ کر رہے ہیں ـــ سٹار کو معلوم ہوا ہے - کہ گفتگو کا مرکز ووٹرسینڈ کی سونے کی کانوں کے ریڈیائی ہائیڈرو کاربن اور یورینائٹ ہیں حال ہی میں یہ معلوم ہوا ہے کہ ان کانوں میں ان دھاتوں کی مقدار سابقہ اندازے کی نسبت زیادہ ہے - اگر آرنج فری اسٹیٹ کی سونے کی کانوں کا اچھی طرح مطالعہ کیا جائے تو وہاں بھی اس قسم کے نتائج برآمد ہو سکتے ہیں - اور یہ کانیں بھی ریڈیائی اثر والی دھاتوں کا ایک منبع بن جائینگی ان دھاتوں کو زمین سے نکالنا اس صورت میں آسان ہو جائے گا - جب کہ اس کے اخراجات سونے کی پیداوار میں شامل کر لئے جائیں -

سونے کے بغیر ٹین تانبے اور کوبالٹ کی پیداوار ممکن ہوگی ۔ کوبالٹ کو آجکل سرطان کے ریڈیائی اثر رکھنے والے علاج میں استعمال کیا جا رہا ہے - (سٹار)

ـــ کراچی ۱۹ ؍ اگست - کراچی پولیس نہایت سرگرمی سے ان اشخاص کا پتہ لگا رہی ہے جنہوں نے ہجوم کو مشتعل کیا - پولیس نے اسوقت تک ۱۹ افراد کو گرفتار کر لیا ہے ۔

سیرینیکا کے امیر ستمبر کے اوائل میں واپس آجائیں گے

بنغازی ۱۹ ؍ اگست - سیرینیکا کے امیر سید السینوسی مارسیلز سے ۲۷ ؍ اگست کو روانہ ہو کر طرابلس ہوتے ہوئے ۲ ؍ ستمبر یا ۳ ؍ ستمبر کو بنغازی پہنچ جائیں گے - پیرس کے ناظم اعلیٰ مسٹر کینڈل جو حال ہی میں بنغازی واپس آئے ہیں نے امیر السینوسی کے ساتھ ان مذاکرات میں شرکت کی - جو انہوں نے دفتر خارجہ کے ساتھ سیرینیکا کی حکومت کے اختیارات منتقل کرنے کے لئے کئے تھے - مسٹر کینڈل ان مذاکرات میں بھی امیر کے ساتھ رہے جو ابھی تک مخفی ہیں -

کہا جاتا ہے کہ گفت و شنید اطمینان بخش تھی اور امیر السینوسی خود واپس آکر تفصیل بیان کرینگے اس دوران میں امیر نے نامزد وزیروں کو اپنی واپسی تک کے لئے ہدایات روانہ کر دی ہیں تاکہ وہ ان پر عمل کریں ـــ امیر موصوف کے ایک پیغامبر عبدالرزاق طرابلس میں بشیر سعداوی کے لئے ایک خط لائے ہیں - اس خط میں طرابلس کے متعلق لندن کی گفت و شنید کے نتائج درج ہیں - (سٹار)

۴ جن ـ کے خلاف مشتعل کرنے کا الزام ہے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا
ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

امداد درویشان کی تازہ فہرست

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

سابقہ اعلان کے بعد جن بہنوں اور بھائیوں نے امداد درویشان کی مد میں چندہ دیا ہے۔ ان کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(۱) لیڈی ڈاکٹر ایس اختر صاحبہ کوئٹہ — ۳۰۔۔۔۰۔۔۔۰ روپے
(۲) سردار بشیر احمد صاحب اوورسیر دسول حال کوئٹہ — ۳۔۔۔۰۔۔۔۰ ″
(۳) احمد دین صاحب ہیڈ سٹور کیپر کھیوڑہ — ۱۔۔۔۰۔۔۔۰ ″
(۴) چوہدری محمد مختار صاحب ٹھیکیدار قلعہ صوبہ سنگھ — ۲۵۔۔۔۰۔۔۔۰ روپے
(۵) میاں محمد امین صاحب زرگر قلعہ صوبہ سنگھ — ۱۰۔۔۔۰۔۔۔۰
(۶) آمنہ بیگم صاحبہ بنت مولوی قطب الدین صاحب آف کالکا حال کوئٹہ — ۵۔۔۔۰۔۔۔۰
(۷) نذیر احمد خان صاحب آرٹیلری میدان کراچی — ۱۰۔۔۔۰۔۔۔۰
(۸) نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر حیدر آباد دکن — ۴۰۔۔۔۰۔۔۔۰
(۹) محمد مسعود شاہ صاحب انسپکٹر پولیس لاہور — ۵۔۔۔۰۔۔۔۰
(۱۰) جمعدار محمد امین صاحب معہ والدہ و اہلیہ و بچگان ضلع سیالکوٹ — ۱۰۔۔۔۰۔۔۔۰
(۱۱) زہرہ اشفاق بیگم صاحبہ اہلیہ کیپٹن محمد صفدر صاحب او۔ جی۔ ایس کوہاٹ — ۲۰۔۔۔۰۔۔۔۰
(۱۲) جماعت احمدیہ کوچہ چابک سواراں لاہور معرفت بابو فضل دین صاحب — ۲۷۔۔۔۰۔۔۔۰
(۱۳) محمد صدیق صاحب قادیانی غلہ منڈی گکھڑ (برائے لنگر خانہ قادیان) — ۵۔۔۔۰۔۔۔۰
(۱۴) شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی حال مریدکے — ۵۔۔۔۰۔۔۔۰
(۱۵) نذیر احمد خان صاحب اودھا محل آرٹیلری میدان کراچی — ۳۰۔۔۔۰۔۔۔۰
(۱۶) اہلیہ صاحبہ شیخ نواب دین صاحب کیپٹن ڈرگ روڈ کراچی بطور فدیہ (ان کی طرف سے مورخہ ۲۵/۷/۴۹ کو ۳۰ روپے آئے تھے مگر غلطی سے ۲۸ جولائی کے الفضل میں صرف پندرہ روپے کا اعلان ہوا لہذا بقیہ پندرہ کا اب اعلان کیا جاتا ہے) — ۱۵۔۔۔۰۔۔۔۰ روپے

میزان — ۲۴۰۔۔۔۰۔۔۔۰

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۸/۸/۴۹

مجید احمد درویش کے لئے دُعا کی تحریک

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

جیسا کہ پہلے تحریک کر چکا ہوں اس وقت قادیان میں مجید احمد موٹر ڈرائیور بہت بیمار ہے اور ڈاکٹروں کی تشخیص ہے کہ ان کو انتڑیوں کی سل ہے۔ مجید احمد ایک بہت مخلص اور سادہ مزاج نوجوان ہے۔ اور شروع سے ہی خدمت مرکز کی غرض سے قادیان ٹھہرا ہے۔ اس کی بوڑھی والدہ حضرت ام المومنین کی خدمت میں رہتی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ مجید احمد کی صحت اور شفایابی کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں تازہ رپورٹ کے مطابق اس وقت مجید احمد کی کمزوری انتہاء کو پہونچی ہوئی ہے۔

مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۹/۸/۴۹

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔

”دیکھو جنہوں نے اخیار کا وقت پایا انہوں نے دین کے لئے کیسی کیسی قربانیاں کیں۔ جیسے ایک مال دار نے دین کی راہ میں اپنا سارا مال حاضر کیا ویسے ہی ایک فقیر دریوزہ گر نے اپنے مرغوب ٹکڑوں سے پُر زنبیل پیش کر دی اور ایسا ہی کئے گئے جب تک کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فتح کا وقت آ گیا۔

مسلمان بننا آسان نہیں۔ مومن کا لقب پانا سہل نہیں سو اے لوگو! اگر تم میں راستی کی روح ہے تو میری اس دعوت کو سرسری نگاہ سے مت دیکھو۔ نیکی حاصل کرنے کی فکر کرو۔ خدا تعالیٰ تمہیں آسمان پر دیکھ رہا ہے کہ تم اس پیغام کو سُن کر کیا جواب دیتے ہو۔“

آپ غور فرمائیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ سے کیا چاہتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۸ مئی ۱۹۴۸ء کو ہر احمدی کو تحریک ستمبر میں حصہ لینے کا ارشاد فرمایا تھا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ماہوار آمد کا ۱/۶ یا ۱۶ فیصدی سے ۳۳ فیصدی ضرور سلسلہ کی ضروریات کے لئے دے آپ کو چاہئیے کہ آپ اپنا نام اپنے سیکرٹری مال صاحب کو تحریک ستمبر میں شامل ہونے والوں کی فہرست میں جلد لکھوا دیں۔

نظارت بیت المال ربوہ بواسطہ چنیوٹ

ہر روح کی ظلمت دھوتا ہے ہر دل کو فروزاں کرتا ہے

باطل کی ہر اندھی طاقت کو تنویر مسلماں کرتا ہے
ہر روح کی ظلمت دھوتا ہے ہر دل کو فروزاں کرتا ہے
جس سانپ نے انسانیت کو کاٹا ہے وہ زہریلا ہے بہت
اس سانپ کے سر کو کچلنا ہے اس زہر کا درماں کرتا ہے
آج اپنی ہنسی جو اڑاتے ہیں یہ دانشمند ہیں کیا سمجھیں
اک روز بگولہ بنکے انہیں بھی رقصِ بیاباں کرتا ہے
ان سائنس کے متوالوں کے کانوں میں اذانیں دیتا ہے
اور فلسفیوں کی انجمنوں میں قراءتِ قرآں کرتا ہے
تنویر نہیں ہے حل کوئی اسلام سے بہتر چل کے تجھے
مغرب کے سیاستدانوں کو انگشت بدنداں کرتا ہے

(بقیہ صفحہ ۳)

ہمیں یقین نہیں کہ آپ پھر بھی ایمان لے آئیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں ہر قسم کی ذہنیت کا تجزیہ موجود ہے۔ پھر شائد آپ کو یہ معلوم نہیں کہ جب کوئی پیشگوئی پوری ہوتی ہے۔ تو اسی وقت پیشگوئی کی حقیقت پوری طرح کھلتی ہے۔ چنانچہ تقریباً چودہ سو سال سے قرآن مجید میں فرعون ہونے کے متعلق لکھا چلا آتا کہ

فالیوم ننجیک ببدنک لتکون
لمن خلفک آیۃ۔ وان کثیرا
من الناس عن آیتنا لغافلون

مگر اس مدت میں یہ حقیقت کسی پر نہ کھلی۔ کہ ایک وقت آئے گا کہ فرعون کی لاش صحیح وسلامت نکل آئے گی۔ اور عقیقہ کی زینت ہوگی۔ جہاں اسکو سب دیکھ سکیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے کلام کی صداقت پر ایک نشان قائم ہوگا۔

مگر آپ کو ان باتوں سے کیا آپ تو مزاح نویس ہیں اور بس۔ مذہب ہو اخلاق ہو دوسروں کے جذبات مجروح ہوں۔ آپ کو تو چارو ناچار مزاحی کالم پُر کرنا ہے۔

تقرر امیر جماعت احمدیہ کراچی

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب کا تقرر بطور امیر جماعت احمدیہ کراچی ۳۰ اپریل ۵۰ء تک کے لئے منظور فرمایا ہے۔

ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

۲۰ اگست ۱۹۴۹ء

اِنَّ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰیٰتِنَا لَغٰفِلُوْنَ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امیر المومنین امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں جو الفضل ۱۴ اگست ۱۹۴۹ء میں شائع ہوا ہے اپنے ایک الہام کا ذکر کیا ہے جس کے شروع ہی میں حضور نے فرمایا ہے کہ

"جلسہ کے اختتام کے بعد جب ہم ربوہ سے واپس چلے (یعنی ۲۱ اپریل ۱۹۴۹ء بروز جمعرات) مجھے ایک الہام ہوا۔ میں جانتا ہوں کہ مخالف اس سے اور بھی چڑینگے اور شور مچائیں گے"۔

چنانچہ روزنامہ "مغربی پاکستان" کے مزاح نویس جناب کوہستانی نے حضور کے ان الفاظ کی فوری تصدیق کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اور اپنی ادبیت اور اسلامیت کے اظہار میں تاخیر کرنا نامناسب سمجھا ہے چنانچہ آپ اپنی رگِ مزاح کو حرکت میں لا کر الہامی شعر

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے مرے پانی بہا دیا

پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

خدا جانے کیا بات ہے کہ مرزا صاحب کو آجکل شعر میں الہام ہو رہا ہے۔ اب اس شعر کو لیجئے۔ مرزا صاحب نے بڑی کوشش کی کہ اس شعر کو سلیس زبان میں بیان کریں لیکن اس کے باوجود یہ شعر بالکل غلط اور بالکل بے معنی ہے"۔

کیا جناب کوہستانی صاحب بتلا سکتے ہیں کہ اس شعر میں کیا غلطی ہے اور یہ کس وجہ سے بے معنی ہے؟ اگر حضور اور جناب کے الفاظ پر آپ کو اعتراض ہے تو یہ تو خطبہ میں خود حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرما دیا ہے کہ

"اس شعر میں حضور اور جناب دو لفظ اکٹھے کئے گئے ہیں جو عام طور پر اکٹھے استعمال نہیں ہوتے"

اگر جناب کوہستانی صاحب کا اس "ادبی" غلطی کی طرف اشارہ ہے۔ تو آپ کو شائد معلوم ہو گا کہ دنیا کے بہترین شعراء کا کلام بھی ایسی "ادبی" اغلاط سے پاک نہیں ہے۔ شیکسپیئر۔ گوئٹے۔ غالب اور دور جانے کی ضرورت نہیں۔ وارث شاہ اپنی کلام میں سینکڑوں الفاظ اور ترکیبیں عام استعمال اور عام محاورے کے خلاف استعمال کرتے ہیں۔ اور ان کے کلام کے نقاد اسکو جائز سمجھتے ہیں۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے تھوڑے سے غور کی ضرورت تھی۔ جو افسوس ہے کہ کہستانی صاحب نے نہیں کیا۔ پھر کیا کہتانی صاحب نے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا منظوم کلام کبھی نہیں پڑھا۔ اگر پڑھا ہوتا تو آپ یہ ہرگز نہ فرماتے۔ کہ "مرزا صاحب نے بڑی کوشش کی۔ کہ اس شعر کو سلیس زبان میں بیان کریں"۔ کوہستانی صاحب کو خیال کرنا چاہیئے تھا کہ "حضور" اور "جناب" ہم وزن الفاظ ہیں۔ اور بحر میں ایک کی جگہ دوسرا استعمال ہو سکتا ہے۔ چنانچہ پہلا مصرعہ یوں بھی ہو سکتا تھا۔

جاتے ہوئے جناب کی تقدیر نے جناب

اور یوں بھی ہو سکتا تھا

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے حضور

کیا حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اگر کوشش کرتے ہی تو یہ یکسانی کوئی اتنی ہی بعید از قیاس تھی۔ آپ "مرزا صاحب" کے خدا تعالےٰ کو الگ ہی ہستی سمجھیں، لیکن یہ بات خود اس بات کی روشن دلیل ہے۔ کہ یہ شعر ضرور خدا تعالےٰ ہی کا ہے۔ کیونکہ جس "ادبی" ذہنیت کا کوہستانی صاحب کو فخر ہے اگر اس کا دخل ہوتا۔ تو پہلا مصرعہ ان دونوں صورتوں میں سے جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے آسانی سے ایک صورت میں تبدیل کیا جا سکتا تھا۔ اور ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں کہ "مرزا صاحب" کی ادبی قابلیت اور عروض کی واقفیت کم از کم کوہستانی صاحب سے بہت زیادہ ہے۔

شائد کوہستانی صاحب کو علم نہ ہو۔ ویسے اعتراض کرنے والے (نعوذ باللہ) قرآن کریم کی عبارت پر بھی "ادبی" اعتراض کرتے ہیں۔ اگرچہ ان میں اور کوہستانی صاحب میں یہ فرق ہے۔ کہ انہوں نے آپ کی نسبت ذرا زیادہ متانت اور سنجیدگی سے کام لیا ہے۔ ہمیں یہاں مثالیں بیان کرنے کی ضرورت نہیں کوہستانی صاحب اگر چاہیں تو کسی معمولی مولوی فاضل سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ جس طرح وہ اعتراضات غلط ہیں۔ اسی طرح آپ کا بھی یہ اعتراض غلط ہے۔

دوسری بات جو آپ نے فرمائی ہے وہ یہ ہے۔ کہ شعر بے معنی ہے یہ کس طرح؟ اگر یہ شعر بے معنی ہے۔ تو آپ نے کیا سمجھ کر یہ فرمایا ہے۔ کہ

"بات یہ ہے کہ ربوہ قادیان نمبر ۲ ہے۔ اور اس سلسلہ میں کسی نہ کسی الہام کا سر جوڑنے کی ضرورت تھی۔ اس لئے پانی بہانے کا الہام معرض وجود میں آیا ہے"۔

جب آپ جیسی سمجھ والا دشمن احمدیت صحیح معنے سمجھ گیا ہے۔ تو شعر بے معنی کس طرح ہوا؟ اگر شعر بے معنی ہے۔ تو آپ کی سمجھ کے متعلق کیا حکم لگایا جائے گا۔ اگر معنے کے متعلق کوئی اور تصور ہے۔ تو فرمایئے معمولی اردو سمجھنے والے لوگوں کے نزدیک تو معنی صاف ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے فرمایا ہے کہ "مخالف اس سے اور بھی چڑیں گے" ہمیں حیرانی ہے کہ کوہستانی ایسے مسلمانوں کو لفظ "الہام" سے اتنی چڑ کیوں ہے۔ اور پیشگوئیوں کے ذکر سے اتنے کیوں بدک جاتے ہیں۔ یاد رہے کہ الہامات اور پیشگوئیوں سے اگرچہ مخالفین ہمیشہ چڑتے آئے ہیں لیکن الہامات اور پیشگوئیاں کسی کو چڑانے کے لئے نہیں ہوتیں خواہ بعض لوگ چڑتے ہی رہیں۔ بلکہ یہ اللہ تعالےٰ کی ھدی للناس کی سکیم میں ایک نہایت اہم پہلو کو پورا کرتی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ تمام بندگانِ خدا کو یہ نعمت تفویض ہوتی رہی ہے۔ آپ ان کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو یہ حقیقت واضح ہو سکتی ہے۔ کہ "الہامات" اور "پیشگوئیاں" ہوتی رہی ہیں۔ اور جہاں سعید روحوں کے لئے وہ ازدیادِ ایمان کا باعث ہوتی رہی ہیں۔ وہاں مخالفین کے لئے اور بھی گمراہی چڑنے اور ریدکنے کا سبب بنتی رہی ہیں۔

ایک مسلمان کہلانے والے کے لئے جو قرآن کریم کو خدا تعالےٰ کا کلام سمجھتا ہے۔ یہ بات نہایت باعث شرم ہے۔ کہ وہ الہامات اور پیشگوئیوں کو اس طرح سامان تمسخر و مزاح بنائے۔ جس سے معلوم ہو کہ وہ تمام بندگانِ خدا پر سپنسر اور سپائنوزہ کے نقش قدم پر کھڑا ہو کر ہنس رہا ہے۔ کوہستانی صاحب فرماتے ہیں۔

"بات یہ ہے کہ ربوہ قادیان نمبر ۲ ہے۔ اور اس سلسلہ میں کسی نہ کسی الہام کا سر جوڑنے کی ضرورت تھی۔ اس لئے پانی بہنے کا الہام معرض وجود میں آیا"۔

گریبان میں موتہہ ڈال کر سوچنا چاہیئے۔ کہ ان کے اس مزاح کی زد کہاں کہاں جا کر پڑتی ہے۔ عقلمند کو اشارہ کافی ہوتا ہے۔ حیرانی تو یہ ہے۔ کہ یہ لوگ ان میں سے ہیں جو پاکستان میں اسلامی قانون کے نفاذ کا مطالبہ کرنے والوں میں سے اپنا نام اول نمبر پر لکھوانا چاہتے ہیں۔ جب مادہ پرستی کا مرض اس خطرناک درجہ تک پہنچا ہوا ہے۔ تو نہ معلوم وہ کس اسلام کا قانون ہے جس کے نفاذ کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ کم سے کم وہ عجیب وغریب اسلام قرآن کریم میں تو موجود نہیں ہے۔ جس کا حرف حرف اس ذہنیت کو دھکے دیتا ہے۔

مشکل یہ ہے کہ یہاں ہر شخص جس کا قلم کاغذ پر ذرا الٹا سیدھا رینگنا شروع کر دیتا ہے۔ اپنے آپ کو ہمہ دان خیال کر لیتا ہے۔ اور تمسخر نویسی پر اتر آتا ہے۔ تو فن مزاح کے غلط تصور کی وجہ سے مذہب کو بھی نشانہ بنانے سے نہیں چوکتا۔ مانا کہ آپ احمدیت کے جگری دشمن ہیں۔ لیکن اول تو یہ کیسا مزاح ہے۔ اور کہاں کی انصافیت ہے کہ دوسروں کے مذہبی جذبات کو اس طرح ٹھیس لگائی جائے۔ دوسرے چلو آپ کو ہمارے جذبات کا کوئی پاس نہیں ہے۔ تو نہ سہی لیکن ذرا یہ تو سوچئے کہ جوشِ مزاح و تمسخر میں آپ نے کیا بات کہدی ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ آپ کے اس اصول کو پہلے الہامات پر بھی چسپاں نہ کیا جائے اور شائد آپ کو علم نہیں ہے کہ عیسائی پادریوں اور آریہ اپدیشکوں نے ایسا کیا ہے۔ ان اعتراضات کا مطالعہ کیجئے تو آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ یہ بات آپ ہی کی "ایجاد بندہ" نہیں ہے۔ ان اعتراضات کو پڑھئے اور ان پر غور کیجئے۔ ہمیں یقین ہے کہ اس سے آپ کی رگِ مزاح ضرور مشتعل ہو جائے گی۔ ہم ستیارتھ پرکاش کے مصنف کی عقل پر حیران ہوا کرتے تھے۔ ہمیں کیا معلوم تھا کہ ان کے مثنیٰ بھی ہیں۔ مزاح درست سہی۔ لیکن یہ بھی کیا۔ کہ

بازی بازی بارِیش بابا ہم بازی

خدا کے لئے اپنی بے پناہ ناوک اندازی پر اتنا تو قابو پایئے کہ "مرغ قبلہ نما" ہی اپنے آشیانہ میں محفوظ رہ سکے۔

کوہستانی صاحب فرماتے ہیں۔

"ہجرت سے پہلے تو مرزا صاحب کے ذہن میں یہ کبھی نہیں آیا تھا کہ ان کے والد بزرگوار ایک پیشگوئی کر گئے ہیں جونہی ہجرت عمل میں آئی۔ اور حکومت مغربی پنجاب نے آپ کو ایک علاقہ دے دیا۔ اس کے بعد

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے مرے پانی بہا دیا"

کوہستانی صاحب نے یہاں تک فرما کر پھر اپنی رگِ مزاح کو پھڑکایا ہے۔ اور اس بدحواسی میں یہ بھول ہی گئے ہیں۔ کہ اس الہام کا تعلق کسی آئندہ واقعہ سے ہے۔ اور ربوہ میں کسی آئندہ وقت پر پانی کے بہتات ہو جانے کے متعلق پیشگوئی ہے۔ اس سے ہجرت کو کیا تعلق؟ مثل مشہور ہے کہ دشمن بات کہے انہونی۔ جناب حضور کوہستانی صاحب کوہستان سے اتر کر میدان میں آیئے اور سوچئے اور بتایئے کہ اس شعر میں وہ کونسا لفظ ہے۔ جو آپ کی سمجھ میں ہجرت پر دلالت کرتا ہے کہ جس سے آپ کو مندرجہ بالا فقرہ چست کرنے کی گنجائش محسوس ہوئی۔ باقی رہی یہ بات کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو تقسیم کے حادثہ سے پہلے علم تھا کہ نہیں کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہجرت کے متعلق کوئی پیشگوئی کی ہوئی ہے۔ تو عرض ہے کہ اگر ہم آپ کی تحریروں سے ثابت کر دیں کہ تقسیم سے پہلے آپ کو ایسی پیشگوئی کا واقعی علم تھا تو کیا پھر آپ احمدیت کی صداقت پر ایمان لے آئیں گے؟

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ کالم ۳ و ۴ کے نیچے)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

جرمنی میں تبلیغ اسلام

عید الفطر کی تقریب ۔ تبلیغی اجلاس ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی ایک تصنیف کی اشاعت

رپورٹ کارگذاری ہیمبرگ مشن بابت ماہ جولائی ۱۹۴۹ء

(از مکرم چودھری عبد اللطیف صاحب بی۔اے انچارج ہیمبرگ مشن)

مغربی دنیا میں تبلیغ اسلام کے کام کی کامیابی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا بیّن ثبوت ہے۔ حضور کے الہامات اور پیشگوئیوں کو پورا ہوتا دیکھ کر ہمارے قلوب حلاوتِ ایمان سے لبریز ہیں۔ اسلام کا آفتاب مغرب میں طلوع کر چکا ہے۔ اور اسکی کرنیں سعید ارواح کے قلوب کو منور کر رہی ہیں۔ جرمنی میں اس ماہ بھی بفضلہ تعالیٰ خداتعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے ماتحت تبلیغ اور تربیت کا کام جاری رہا۔ ذیل میں مختصر طور پر رپورٹ کارگذاری احباب کے ملاحظہ کے لئے درج ہے۔

ماہوار تبلیغی میٹنگ

ماہ زیر رپورٹ میں ۲۶ جولائی کو ہماری تبلیغی میٹنگ منعقد ہوئی۔ میٹنگ کے لئے ۱۰۰ دعوت نامے زیر تبلیغ اور دیگر دلچسپی رکھنے والے احباب کی خدمت میں روانہ کئے گئے۔ اسی طرح یہاں کی دو اخبارات میں میٹنگ کے لئے اعلانات شائع کروائے۔ اسی کوشش کے نتیجہ میں حاضری بفضلہ تعالیٰ پچاس افراد پر مشتمل تھی۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں اسلام کی بعض خصوصیات پر روشنی ڈالی اور بتایا۔ کہ اسلام صحیح اور حقیقی توحید باری تعالیٰ کو پیش کرتا ہے۔ اسلام اس بات کا مدعی ہے۔ کہ تمام اقوام عالم میں خداتعالیٰ نے انبیاءؑ مبعوث کئے ہیں۔ اور اسلام تمام انبیاءؑ پر ایمان لانے کو ضروری قرار دیتا ہے اسلام اس بات کو زور سے پیش کرتا ہے۔ کہ خداتعالیٰ نے ہر زمانہ میں اپنے مقربین اور برگزیدہ لوگوں سے ہمکلام ہوتا رہا ہے۔ اور اس زمانہ میں خداتعالیٰ نے اسلام کی تجدید اور اشاعت کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا ہے۔ اسلام صلح امن اور رواداری کا مذہب ہے۔ اور کسی قسم کے جبر و استبداد کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے انسان اپنی زندگی کے مقاصد کو کما حقہٗ حاصل کر سکتا ہے۔ اسلام انسان کی ہر شعبۂ زندگی کے متعلق کامل رہنمائی کرتا ہے۔ اور کہ اسلام حیات بعد الموت کی تعلیم دیتا ہے۔ اور دائمی سزا کا اسلام قائل نہیں۔ میری تقریر کے بعد ہمارے جرمن احمدی دوست برادرم عمر شوبرٹ صاحب نے "اسلام میں خداتعالیٰ کی ذات کا تصوّر" کے موضوع پر دلچسپ تقریر کی۔ اور خدائی صفات ان کی حقیقت اور ان کے ظہور پر سیر کن بحث کی۔ اور خصوصاً سورہ فاتحہ میں بیان شدہ صفات الٰہیہ کو بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اسلام ہی صرف خداتعالیٰ کو رب العالمین رحمٰن اور رحیم کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ اور اسلام میں خداتعالیٰ کی ذات کا تصور ہی اسکی شان کے شایاں ہے اور ایک مسلم ان صفات الٰہیہ کو اپنے نفس میں جلوہ گر ہوتے ہوئے مشاہدہ کرتا ہے۔ میٹنگ بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہی۔ اور احباب نے دلچسپی سے دونوں تقاریر کو سنا۔ تقاریر کے بعد بعض احباب نے تقاریر اور اسلام کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

تقریب عید الفطر

۲۷ جولائی کو احباب جماعت کی معیت میں نماز عید الفطر ادا کی۔ خاکسار نے اپنے خطبہ میں احباب کو ان کی ذمہ واریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس بات کو تفصیلاً قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں بیان کیا۔ کہ اگر ہم اسلامی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال لیں۔ تو ہر دن ہمارے لئے یوم عید بن سکتا ہے۔ موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خاکسار نے جرمنی میں اشاعتِ اسلام سے متعلقہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بعض رویا کو پیش کیا۔ اور احباب کو تلقین کی کہ ہم سب کو وہ دن جن پر یہ رویا دال ہیں۔ قریب لانے کی جدوجہد کرنی چاہیئے۔ تاہم خدائی انعامات کو حاصل کر سکیں۔ شام کو خاکسار نے احباب کو اپنے ہاں کھانے پر مدعو کیا۔ اس تقریب میں احمدی احباب کے علاوہ چار غیر احمدی بھی شامل ہوئے۔ علاوہ ازیں ایک جرنلسٹ Mr. Schumann نے بھی شرکت کی۔ عید کی خبر یہاں کی ایک مشہور اخبار Die Welt مورخہ ۲۹ جولائی میں شائع ہوئی۔ اس جرنلسٹ کی طبیعت پر ہمارے کام اور احباب جماعت کی دلچسپی کا گہرا اثر ہوا۔ اس نے مجھ سے دریافت کیا۔ کہ ہم نے ایسے دلچسپی رکھنے والے اور نمازیں ادا کرنے والے جرمن مسلم کیسے حاصل کر لئے ہیں۔ نیز کہا۔ کہ اس نے اسلامی ممالک میں بھی اسلام سے محبت رکھنے والے اور نمازوں میں شریک ہونے والے ایسے مسلمان نہیں دیکھے۔ جیسے ہیمبرگ کی چھوٹی سی جماعت میں اسے اسلام کی روح نظر آئی ہے۔ ہمارے کام کے متعلق اس نے مفصل مضمون پریس کو دینے کا وعدہ کیا ہے۔

ہفتہ وار تربیتی اجلاس

ہفتہ وار اجلاس بھی بفضلہ تعالیٰ باقاعدگی سے جاری رہے۔ اور احباب ان اجلاس میں باقاعدگی سے شامل ہوتے رہے۔ چونکہ یہ ماہ رمضان المبارک پر مشتمل تھا۔ اس لئے خاکسار نے اپنی تربیتی تقاریر میں رمضان المبارک کی حقیقت اور اس کے افضال پر روشنی ڈالی۔ اور اس بات پر تفصیلاً روشنی ڈالی۔ کہ اس ماہ کا دعاؤں کی قبولیت کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ اور اس ماہ میں رحمت اور برکات الٰہی کے دروازے خاص طور پر کھولے جاتے ہیں۔ اس لئے ہم سب کو دعاؤں پر زور دینا چاہیئے۔ اور اسلام کی ترقی حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر اور دیگر ضروری امور کے لئے زیادہ سے زیادہ دعائیں کرنی چاہئیں۔ نیز ان اجلاس میں مشن سے متعلقہ اہم امور کے متعلق مشورے کرنے کے بھی مواقع ملتے رہے۔ یہ اجلاس احباب کی تربیت کے سلسلہ میں بفضلہ تعالیٰ مفید ثابت ہو رہے ہیں۔

تربیتی ملاقاتیں

ان اجلاس کے علاوہ خاکسار بدستور احباب سے انفرادی ملاقاتیں بھی کرتا رہا۔ چنانچہ ماہ زیر رپورٹ میں ہماری اسلامی بہن منصورہ چار دفعہ خاکسار کو ملنے آئیں۔ اور ایک دفعہ خاکسار ان کے ہاں ملاقات کے لئے گیا۔ برادرم عبد الکریم صاحب ڈنکر سے چار دفعہ ملاقات کی۔ برادرم امین عبد الرحمٰن صاحب New house سے دو دفعہ ملاقات کی۔ اور برادرم عمر شوبرٹ کے ہاں ایک دفعہ گیا۔ ان ملاقاتوں میں کام میں توسیع پیدا کرنے اور اسلامی تعلیمات اور دیگر تربیتی امور کے متعلق گفتگو کرنے کے مواقع ملے۔

تبلیغی ملاقاتیں

ماہ زیر رپورٹ میں یونیورسل لیگ کے پریذیڈنٹ Mr. Osharbunemann سے ایک دفعہ ملاقات کی۔ اور اپنی میٹنگ کے متعلق ان سے بعض ضروری مشورے کئے۔ محکمہ وائرلیس کے ایک محکمہ کے انچارج Mr. Wilkens سے ایک دفعہ ملاقات کی۔ مسٹر Schumann نمائندہ پریس جن کا اوپر ذکر کر چکا ہوں۔ سے تین دفعہ ملاقات کی۔ اور اسلام و احمدیت کے متعلق تفصیلاً گفتگو کی۔ اور Teachings of Islam مطالعہ کے لئے دی۔ مسٹر Brandes بدستور زیر تبلیغ ہیں ہمارے ساتھ نمازیں ادا کرتے ہیں۔ اور میٹنگوں میں شوق اور دلچسپی سے شامل ہوتے ہیں۔ آج کل احمدیت کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ نہایت سعید الطبع نوجوان ہیں۔ احباب سے ان کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ اسی طرح برادرم عبد الکریم صاحب ڈنکر کی اہلیہ محترمہ مسز ڈنکر بھی ابھی جماعت میں شامل نہیں۔ احباب ان کی ہدایت کے لئے بھی دعا فرما دیں۔

ایک کتاب کی طباعت

دیر سے خواہش تھی۔ کہ حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصنیف The life and teachings of prophet Mohammad کو جرمن زبان میں شائع کیا جائے۔ یہ کتاب مضمون کے لحاظ سے نہایت ہی اہمیت رکھتی ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ نے مختصر مگر جامع طور پر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زندگی کے حالات کو دلکش انداز میں بیان فرمایا ہے۔ اور پھر اسلامی تعلیمات کی بعض خصوصیات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ خاکسار نے اپنے ہالینڈ کے قیام کے دوران میں اس کتاب کا ترجمہ جرمن زبان میں اپنے ایک عیسائی دوست مسٹر W. B. Rombouts سے کروایا تھا۔ اب یہ کتاب ڈیوک دسوٹر (ہالینڈ) میں طباعت کے لئے پریس میں ہے۔ اور عنقریب انشاء اللہ چھپ کر تیار ہو جائے گی۔ احباب دعا فرمادیں۔ کہ خداتعالیٰ اس کتاب کو بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ اللّٰھم آمین۔

آخر میں احباب سے درخواست ہے۔ کہ احباب دعا فرمادیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کامیابی کے ساتھ پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں تبلیغ احمدیت کے کام کو سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہماری حقیر کوششوں کو بارآور فرمائے۔ آمین۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک خطبہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ فرمودہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۸ء سیکرٹریانِ مال جماعتہائے مقامی کی خدمت میں ایک بار پھر بھجوایا جا رہا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ یہ خطبہ ہر جماعت میں ہر ماہ کم از کم ایک بار ضرور سنایا جایا کرے۔ امید ہے۔ اسکی تعمیل کی جاتی ہوگی۔ اس خیال سے کہ اس خطبہ کی پہلی کاپی آپ کے پاس نہ ہو۔ یہ نئی کاپی پھر ارسال کی جا رہی ہے۔ براہ مہربانی تمام جماعت کو جلسہ کی صورت میں اکٹھا کر کے حضور کا یہ خطبہ اس ماہ بھی سنا دیں۔

نیز سیکرٹریانِ مال جماعتہائے مقامی سے گذارش ہے۔ کہ اپنے ہاں جمعہ کے دن جو صاحب خطبہ دیں۔ ان سے درخواست کی جایا کرے۔ کہ وہ خطبہ جمعہ اول کے بعد دوسرے خطبہ میں حفاظت مرکز کے چندہ کی ادائیگی کی طرف جماعت کے احباب کی توجہ خاص طور پر مبذول کرا دیا کریں۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

ولادت

خاکسار کے ہاں ۱۷ جولائی ۱۹۴۹ء کی شام کو ربوہ میں لڑکی تولد ہوئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام امۃ المومن تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ بچی کی صحت اور سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمادیں۔ محمد شفیع سلیم واقف زندگی اکاؤنٹنٹ تحریک جدید ربوہ۔

طالبانِ حق کی خدمت میں

(از مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل بی۔ اے)

تحقیق حق کی ضرورت

کسی مسئلہ میں نیک نیتی سے اختلاف کرنا نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے۔ اس سے تحقیق حق اور ترقی کا دروازہ کھلا رہتا ہے۔ اپنی امت کے ایسے ہی اختلاف کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت قرار دیا ہے۔ برعکس اس کے ذاتی اغراض یا محض بغض و عناد کی بنا پر کسی معاملہ میں باوجود اس کے کہ حق ظاہر ہو چکا ہو عقائد میں اختلاف کی وجہ سے مخالف گروہ سے برسرپیکار رہنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ اور مکروہ فعل ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ہدایت فرمائی ہے کہ ہم حق و انصاف کا دامن پکڑے رکھیں۔ اور کسی قوم سے محض عقائد میں اختلاف ہمیں اس سے انصاف کا برتاؤ کرنے میں ہرگز روک نہیں بننا چاہئیے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں مذہب کے معاملہ میں دلچسپی لینے اور مناسب چھان بین کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ کیونکہ مذہب ہمیں اللہ تعالیٰ سے ملانے اور اس کے رضا کے حصول کا راستہ اور واسطہ ہے۔ پس جس شخص کے دل میں ذرا بھر بھی نور ایمان موجود ہو اس کا فرض ہے کہ وہ مذہب اور عقائد کے معاملہ میں نیک نیتی اور صاف دلی سے غور کرے مبادا کہ اس کی لاپرواہی اور بے اعتنائی اس کی عاقبت کو خراب کر دے۔ اور سلب ایمان کا موجب ہو اور انسان اپنے وقت کے امام کے انکار کی وجہ سے جاہلیت کی موت نہ مرے (و نعوذ باللہ)

سلسلہ احمدیہ کو قائم ہوئے نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ پس جن لوگوں تک اس کی تبلیغ پہنچ چکی ہے ان کا فرض ہے کہ وہ نیک نیتی سے اس پر غور کریں۔ اس کے قیام کے اغراض و مقاصد اور اس کے مقدس بانی کے دعاوی کا براہ راست خود مطالعہ کریں اور محض دوسرے لوگوں کی تحقیقات پر اپنے انکار کی بنیاد نہ رکھیں کہ یہ امر خدا تعالیٰ کو پسند نہیں۔ ہم میں سے ہر ایک اپنے اپنے ایمان کا ذمہ وار ہے۔ مذہب کے معاملہ میں قطعاً کوئی جبر و اکراہ واجب نہیں۔ ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ لیکن ہمارا فرض ہے کہ ہم نیک نیتی کے ساتھ حق کو پانے کی کوشش کریں اور جب حق ہم پر کھل جائے تو اپنے ساتھیوں کی مخالفت طعن و تشنیع سے متأثر ہوئے بغیر ہم صداقت کی راہ پر گامزن ہو جائیں۔

جب کھل گئی سچائی تو پھر اس کو مان لینا
نیکوں کی ہے یہ خصلت راہ ہدیٰ یہی ہے

بانیٔ سلسلہ کے دعاوی کی تحقیقات کا طریق

الغرض براہ راست تحقیق حق کرنا اور مدعی کے اپنے الفاظ میں اس کا دعویٰ معلوم کرنے کی کوشش کرنا ہمارا فرض ہے۔ سُنی سنائی بات میں غلطی کا امکان ہوتا ہے جس سے غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے اور ہم جادہ مستقیم سے دور ہو جاتے ہیں۔

حضرت مرزا صاحب (علیہ السلام) نے اپنے دعاوی کی تصدیق میں جو اسی کتابیں لکھی ہیں (آپ کے اشتہارات اور ملفوظات اس پر مستزاد ہیں) آپ کی تصنیفات محفوظ ہیں اور آسانی سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔ آپ قیمتاً یا عاریۃً انہیں لے کر ان کا مطالعہ کر سکتے ہیں اور باوجود اس کے پھر بھی اگر آپ کی تسلی نہ ہو اور آپ متردد رہیں تو آپ کے لئے ایک اور راستہ کھلا ہے اور وہ دعا کا ہے۔ ہدایت محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے نصیب ہوتی ہے۔ بڑے بڑے نام نہاد عالم محض اپنے علم کے گھمنڈ پر ہر زمانہ میں نبیوں کے مخالف رہے ہیں ان کا علم حق کے قبول کرنے میں روک ثابت ہوا۔ اور وہ "ابوالحکمت" کی بجائے "ابوجہل" بن گئے۔ لیکن اگر آپ اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و زاری کریں اور اسی سے نشان و ہدایت طلب کریں تو اللہ تعالیٰ ضرور آپ کی رہبری کرے گا۔

ہماری جماعت میں سینکڑوں ایسے احباب ہیں جن کو رؤیا اور کشوف کے ذریعے ہدایت نصیب ہوئی۔ آپ بھی جب متواتر چالیس روز تک اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں گے کہ آپ کو اپنی سمجھ کے مطابق معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ شخص صادق ہے یا کاذب (نعوذ باللہ) اور آپ اپنے خالقِ حقیقی اور عالم الغیب ہستی سے ہی یہ چاہتے ہیں کہ وہ آپ کی رہبری کرے۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگر آپ کی نیت نیک ہے اور واقعی حق کی تلاش مقصود ہے۔ تو خدا تعالیٰ آپ کو ضرور اس عرصہ میں کوئی نہ کوئی ایسا نشان دکھلا دے گا۔ جس سے آپ کو حقیقت کا علم ہو جائے گا (لیکن اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان اور راست روی کی ضرورت ہے) باایں ہمہ اگر آپ کو انشراح صدر نہیں ہوتا تو آپ پر کوئی حجت نہیں۔ آپ بری الذمہ ہیں۔ بانیٔ سلسلہ کی صداقت کو پرکھنے کا یہی سنہری گُر ہے اور آپ کو بھی اسے ضرور آزمانا چاہئیے!

ہمارے سلسلہ کے قیام کی غرض

عقائد میں اختلاف کا موجود رہنا الٰہی منشاء کے ماتحت ہے۔ کسی چیز کی قدر و منزلت مقابلہ سے ہی معلوم ہوتی ہے۔ دنیا میں بیسیوں مذاہب اور سینکڑوں فرقے ہیں۔ حتیٰ کہ خود روایات کے مطابق اسلام میں بھی کم و بیش بہتر بہتر فرقے ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر امت میں اپنا نبی اور رسول مبعوث فرمایا۔

اور ہر زمانہ خدا تعالیٰ کے نور اور ہدایت سے منور ہوتا رہا۔ خدا کے ان فرستادوں نے جو کبھی رام چندر۔ کبھی کرشن۔ کبھی زرتشت۔ کبھی موسیٰ اور کبھی عیسیٰ کے رنگ میں ظاہر ہوئے۔ اپنے اپنے وقت میں اپنی اپنی قوم کو خدا کا پیغام سنایا۔ منبع ہدایت ایک ہونے کی وجہ سے سب کی ابتدائی اور بنیادی تعلیم ایک ہی تھی۔ لیکن مرور زمانہ سے خدائی پیغام خرد برد ہو گیا۔ حتیٰ کہ ان تمام متفرق پیغامات کو یکجا کرنے اور تمام دنیا کو ایک ہی تعلیم دینے کا وقت آ گیا اور دنیا میں ایک ایسا رسول (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) مبعوث ہوا جو ایک عالمگیر تعلیم اور ایک عالمگیر شریعت لے کر آیا۔ جس کے ذریعہ قدرت نے تمام سابقہ کتب اور صحائف کو ایک کیمیائی نسخہ میں مجتمع اور مرکوز کر دیا۔ اس کی بعثت کے بعد کسی پرانی مختص بالقوم یا مختص بالزمان شریعت کی پیروی کی حاجت نہ رہی۔ لیکن ہر دین میں رخنہ پڑنے اور اس میں انحطاط و تنزل واقع ہو جانے کا امکان موجود ہوتا ہے۔ اور چونکہ خدا تعالیٰ کو یہی منظور تھا کہ اسی افضل الرسل کی شریعت آخری اور مکمل قرار پائے اور آئندہ تمام روحانی فیوض و مدارج اسی کے وسیلہ اور اسی کی اطاعت سے ملا کریں۔ اس لئے اس روحانی سلسلہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے ہر صدی کے سر پر مجدد دین کا سلسلہ جاری فرمایا۔ جو خدا تعالیٰ سے علم پا کر دین کو تمام آلائشوں سے صاف کر کے اور تمام بدعات کو دور کر کے احیاء دین کی خدمت بجا لاتے رہے۔ چودھویں صدی میں تمام برائیاں مسلمہ طور پر پیشگوئیوں اور احادیث مطابق اپنے معراج کو پہنچ گئیں۔ اور مسلمان کہلانے والے یہود کے مشابہ بلکہ ان سے بھی بدتر ہو گئے۔

ادھر دنیا اپنی ترقی اور تمدن کے لحاظ سے اپنے انتہائی عروج تک پہنچ گئی۔ ممالک شہروں کی طرح اور شہر محلوں کی طرح ہو گئے۔ مہینوں کا سفر دنوں میں اور دنوں کا سفر گھنٹوں میں بلکہ منٹوں میں طے ہونے لگا۔ بری۔ بحری اور فضائی سواریوں وسائل رسل و رسائل اور مواصلات نے انسان کو جسمانی طور پر انسان کے قریب کر دیا۔ اور تمام دنیا ایک محلہ کی طرح ہو گئی۔ تار — ریڈیو اور پریس کے ذریعہ پیغام پہنچانا نہایت آسان ہو گیا۔ تب خدا تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق تمام دنیا کو اسلام کا پیغام پہنچانے اور اپنے رسول مقبول کی لائی ہوئی شریعت کی طرف بلانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک غلام کو مبعوث فرمایا۔ جس نے آپ کی اطاعت میں فنا ہو کر اور آپ ہی کا نام پا کر روحانی فیوض اور برکات میں سے حصہ وافر پایا۔ یہ مرسل کسی نئے دین یا شریعت کا حامل نہیں۔ محض تجدید دین کی خدمت پر مامور ہو کر امت کو حبل اللہ میں منسلک کرنے کے لئے حکم و عدل کی حیثیت میں مبعوث ہوا۔ تا موجودہ اختلافات کو ختم کر کے اسلام کو اپنے اصل اور حقیقی رنگ میں پیش کرے۔ تمام مسلمانوں کو از سرِ نو صحیح معنوں میں مسلمان کرے اور اپنے متبعین میں تقویٰ و طہارت اور اسلام سے محبت اور اس کو غیر مسلموں میں پھیلانے کی روح و تڑپ پیدا کرے۔ اور ایک ایسی جماعت پیدا کرے جو اسلام پر اپنا تن من دھن خرچ کرنے اور اپنے لئے فلاح دارین کا موجب سمجھے۔

اس سے زیادہ نہ بانیٔ سلسلہ کا کوئی دعویٰ ہے۔ اور نہ سلسلہ احمدیہ کے قیام کی کوئی اور غرض!۔۔۔۔

ہاتھ سے کام کرنے کی عادت

حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام الاحمدیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع پر ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو فرمایا:۔

"میں نے جماعت کو عموماً" اور خدام کو خصوصاً اس امر کی ہدایت کی تھی کہ وہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں اور کسی کام کو بھی عار نہ سمجھیں۔ اور اس کے لئے میں نے ایک مفصل سکیم خدام الاحمدیہ کے سامنے پیش کی تھی کہ وہ اس طریق پر کام کریں۔ اور میری اس سکیم پر جس حد تک عمل کیا گیا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ میری وہ سکیم سکڑ سکڑ کر تِل کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ پہلے روزانہ آدھ گھنٹہ کام کا اہتمام کیا گیا۔ پھر کہا گیا روزانہ آدھ گھنٹہ مشکل ہے ہفتہ میں ایک بار ہو جائے تو غرض پوری ہو سکتی ہے۔ پھر سوال اٹھایا گیا کہ ہر ہفتہ وقار عمل کرنا مشکل ہے۔ اگر پندرہ دن کے بعد وقار عمل کر لیا جائے تو اس میں بہت حد تک آسانی ہو سکتی ہے پھر یہ سوال اٹھایا گیا کہ پندرہ دن کے بعد تمام خدام جمع نہیں ہو سکتے۔ اگر اسے ماہوار کر دیا جائے تو تمام خدام کو جمع ہونے میں سہولت رہے گی۔ اور پھر ماہوار ہونے کی بجائے سال میں پانچ دن وقار عمل منانا کافی سمجھا گیا اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ پانچ دن بھی وقار عمل منایا جاتا ہے یا نہیں ..... وہ مقصد جو میرے مدنظر تھا کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پیدا ہو اور کسی کام کو کرنے میں عار محسوس نہ کی جائے۔ وہ بالکل پورا نہیں ہو رہا۔"

خاکسار معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

پاکستان کے غذائی مسائل پر ایک نظر!

۱۹۴۸ء میں پاکستان کے مختلف بچت والے علاقوں نے ۳ لاکھ ۳۳ ہزار ٹن اناج کی بچت کا اعلان کیا۔ جو قلت والے علاقوں کی ضروریات کو پورا کرنے سے بھی زیادہ تھا۔ لیکن بدقسمتی سے مغربی پنجاب اور مشرقی بنگال دونوں صوبوں میں شدید بارش ہوئی۔ اور ایسے سیلاب آئے۔ جو اس سے قبل کبھی نہ آئے تھے۔ دریائے سندھ کے بنگاری بند میں شگاف ہو گیا۔ اس وجہ سے پاکستان کی غذائی پیداوار کو سخت نقصان پہنچا۔ مشرقی بنگال کے دو بچت والے اضلاع بالکل سیلاب کی نذر ہو گئے۔ سندھ میں دھان کی فصل کو شدید ترین نقصان پہنچا۔ اور مشرقی پنجاب کے بہت سے اضلاع کی فصلوں پر بھی اثر پڑا۔

اس قدرتی نقصان نے دشمن عناصر کے حوصلے بڑھا دیئے۔ اور انہوں نے اپنی مذموم سرگرمیاں شروع کر دیں۔ اور اناج کی غیر قانونی برآمد۔ ذخیرہ بازی اور چور بازاری کا دور دورہ شروع ہو گیا بدقسمتی سے پاکستان کے ہمسایہ ملک میں اناج کی قیمت مغربی پاکستان کے مقابلہ میں چار گنا زائد تھی۔ اس لئے غیر قانونی برآمد کرنے والوں کو بڑا اچھا موقع ہاتھ آ گیا۔

اگرچہ ہندوستان اور پاکستان کی ہزاروں میل طویل سرحد کو بالکل مسدود نہیں کیا جا سکتا تھا۔ لیکن پھر بھی اس غیر سماجی اور غیر قانونی سرگرمی کی روک تھام کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے گئے۔ انفورسمنٹ پولیس کی تعداد میں کافی اضافہ کر دیا گیا۔ اور بعض حالات میں عبرت انگیز سزائیں دی گئیں۔ اس کے علاوہ بعض علاقوں کے اندر جہاں راشن بندی تھی غیر سرکاری طور پر اناج کے نقل و حمل کو ممنوع قرار دے دیا گیا۔ ان اقدامات کا بہت اچھا اثر رونما ہوا اور ناجائز طور پر اناج کی برآمد کا سلسلہ کافی حد تک کم ہو گیا۔

پاکستان کے اندرونی علاقوں میں اناج کی ذخیرہ بازی اور چور بازاری ایک عظیم خطرہ بن کر رہ گئی تھی۔ چنانچہ مختلف صوبوں اور ریاستوں نے ذخیرہ بازی اور چور بازاری کے خلاف قانونی اقدامات اختیار کئے۔ اور اناج کے ذخیروں کی صحیح مقدار کو چھپانا یا ایک مقررہ مقدار سے زائد ذخیرہ کرنا جرم قرار دیا گیا ہے۔ غذائی راشن میں کمی کر دی گئی۔ اور گیہوں سے بنائی جانے والی بعض چیزوں پر پابندیاں عائد کر دی گئیں۔ اور دعوت اور تقریب میں مہمانوں کی تعداد کو محدود کر دیا گیا۔ صوبہ سرحد بلوچستان اور مغربی پنجاب میں گیہوں کی بہت قلت ہو گئی ہے۔ یہاں تک کہ ایک مرحلہ پر مغربی پنجاب میں راشننگ کے نظام کے بالکل درہم برہم ہو جانے کا اندیشہ پیدا ہو گیا تھا۔

درآمد

صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے وزارت خوراک نے غیر ممالک سے اناج درآمد کرنے کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانا شروع کر دیا۔ بین الاقوامی ہنگامی غذائی کونسل سے ایک لاکھ ۶ ہزار ٹن پاکستان کو دینے کی درخواست کی گئی۔ دوسرے ذرائع سے بھی اناج درآمد کیا گیا۔ چنانچہ روس سے گیہوں۔ ہنگری یوگوسلاویہ اور آسٹریلیا سے جو اناج جوار اور جو منگائے گئے۔

اناج کی درآمد سے چور بازار کی قیمت بہت گر گئی۔ اور ذخیرہ بازوں کو اپنا ذخیرہ باہر نکالنا پڑا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس وقت جب انتہائی قلت کا اندیشہ تھا۔ قیمتیں گرنا شروع ہو گئیں۔ اور اس نے ذخیرہ بازوں کو اچھا سبق دیا۔ چنانچہ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ مختلف صوبوں اور ریاستوں میں امسال توقع سے زیادہ غلہ کی وصولیابی ہوئی ہے۔ سارے مغربی پاکستان میں راشن میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اور ہر بالغ کو روزانہ ۸ چھٹانک راشن دیا جا رہا ہے۔ اور چاول لازمی راشن کو ممنوع کر دیا گیا۔ یقین کے ساتھ توقع کی جاتی ہے۔ کہ اس سال کی فصل میں پاکستان کو باہر سے گیہوں درآمد کرنا نہ پڑے گا۔

مشرقی پاکستان میں غذائی صورت حال!

مشرقی پاکستان میں غذائی صورت حال ناقابل اطمینان تھی۔ مرکز نے گزشتہ سال اس صوبہ میں ایک لاکھ ۷۰ ہزار ٹن چاول کی کمی کو تسلیم کیا تھا جس میں ۶۸ ہزار ٹن کی کمی کو سندھ اور بلوچستان سے پورا کیا جانے والا تھا۔ بین الاقوامی ہنگامی غذائی کونسل نے برما۔ مصر اور اٹلی سے ۳۳ ہزار ٹن الاٹ کیا۔ لیکن اب بھی ۶۹ ہزار ٹن کی کمی رہ جاتی تھی۔ جسے دوسرے ذرائع اور وسیلہ سے پورا کرنا ضروری تھا۔ بدقسمتی سے مشرقی بنگال کی غذائی صورت حال اور ابتر ہو گئی۔ اور بیان کیا جاتا ہے کہ وہاں ۷ لاکھ ٹن چاول کی کمی ہو گئی۔ باہر سے چاول کی مزید مقدار حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ اب تک چار ہزار ٹن اور حاصل کر لئے گئے ہیں۔ اور بین الاقوامی ہنگامی غذائی کونسل میں مزید غذائی امداد کی درخواست ہنوز زیر غور ہے۔ اس اثنا میں سندھ نے سالم چاول ۲۰ ہزار ٹن اور ٹوٹے ہوئے کنکی چاول ۵ ہزار ٹن دینے کا وعدہ کیا ہے۔

سال رواں میں مشرقی بنگال کے لئے اناج کا مجموعی کوٹہ ۸ لاکھ ۸۴ ہزار ٹن ہے۔ جس میں ایک لاکھ ۷۰ ہزار ٹن چاول۔ اور ایک لاکھ ۸۰ ہزار ٹن گیہوں اور گیہوں سے بنی ہوئی دوسری اشیاء ہیں۔ اس میں سے ۳۹۹، ۹۳ ٹن چاول اور ۳۳۰، ۳۳ ٹن گیہوں پہلے ہی روانہ کیا جا چکا ہے۔ اب ہر ماہ مغربی پاکستان سے ۳۰ ہزار ٹن اور دیگر ذرائع سے ۱۵ ہزار ٹن اناج مشرقی بنگال بھیجنے کے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں۔ تاکہ مشرقی بنگال سے غذائی قلت کو مؤثر طور پر دور کر دیا جائے۔ یقین کے ساتھ توقع کی جاتی ہے۔ کہ مشرقی پاکستان میں اناج بہ افراط دستیاب ہو گا۔ اور قیمتیں حسب معمول سطح پر بہت جلد آ جائیں گی۔

چاول کی مجموعی مقدار میں سے سندھ سے ۴۸ ہزار ٹن بلوچستان سے ۱۱ ہزار ٹن برما سے ۴۰۰، ۶۰ ٹن۔ مصر سے ۵ ہزار ٹن۔ اٹلی سے ۸ ہزار ٹن اور دوسرے ذرائع سے ۷۰۰، ۱ ٹن حاصل کئے گئے۔ اور یہ کل مقدار یکم نومبر ۱۹۴۹ء تک مشرقی بنگال پہنچ جائے گی۔ ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء مشرقی بنگال کے گیہوں کے کوٹہ بھیجنے کی آخری تاریخ ہے۔ جس میں سے ۴۴ ہزار ٹن مغربی پنجاب سے ۳ ہزار ٹن خیرپور سے حاصل کئے گئے۔ اور باہر سے منگائے ہوئے ۶۲ ہزار ٹن گیہوں کراچی میں موجود ہیں۔

شکر

اضافہ شدہ راشن کی موجودہ مقدار کے مطابق مغربی پاکستان کے لئے ایک لاکھ ۴۰ ہزار ٹن شکر درکار ہوتی ہے۔ مشرقی پاکستان میں ہر سال ۲۵ ہزار ٹن شکر صرف ہوتی ہے۔ اور یہاں کی شکر کی مقامی پیداوار بھی تقریباً اتنی ہی ہے۔ ۱۹۴۸ء کے آغاز میں پاکستان نے سہل الحصول کرنسی کے علاقوں مثلاً برازیل سے شکر کی کافی مقدار خریدی۔ بعد ازاں جب حکومت برازیل نے شکر کی برآمد پر پابندیاں عائد کر دیں تو پاکستان کو مجبوراً مشکل حصول کرنسی کے علاقوں کی جانب رجوع ہونا پڑا۔ ۱۹۴۹ء کی پہلی سہ ماہی میں پاکستان نے سمندر پار ممالک سے ۴۷ ہزار ٹن شکر منگائی۔ مزید برآں واشنگٹن میں اپنے سفارتخانے کے ذریعے ۶۰ ہزار ٹن شکر خریدی گئی۔ اس طرح خریدی ہوئی شکر میں سے ابھی ۶۷ ہزار ٹن شکر پاکستان آئی ہے۔ حکومت برطانیہ کی جانب سے ۵۵ ہزار ٹن صاف کی ہوئی شکر کی پیشکش کو پاکستان نے قبول کر لیا ہے۔ سارے پاکستان میں ماہ رمضان المبارک میں شہری اور دیہی علاقوں میں شکر کے راشن میں ۵۰ فی صدی اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اور توقع کی جاتی ہے کہ سال رواں میں شکر کی کوئی کمی پاکستان میں نہ ہو گی۔

کھانے کے تیل

پاکستان میں کھانے کے تیل اور تیل کے بیجوں کی بہت زیادہ قلت ہے۔ مشرقی بنگال میں تو انتہائی قلت ہے۔ جو زیادہ تر تیل صرف کرنے والا علاقہ ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت نے ہر ذریعہ سے ان اشیاء کی درآمد کی ہمت افزائی کی ہے۔ کھانے کے تیل اور بناسپتی گھی کی سہل الحصول علاقوں سے درآمد کو عام کھلے لائسنس کی فہرست میں رکھا۔

حکومت برطانیہ لنکا اور پاکستان کے درمیان ایک نئے معاہدہ کے رو سے ۱۹۴۹ء میں لنکا پاکستان کو ۶ ہزار ٹن ناریل کا تیل مہیا کرے گا۔ ہندوستان نے تازہ ترین بین الاقوامی تبادلہ اشیاء کے معاہدہ کے تحت یکم جولائی ۱۹۴۹ء سے ۳۰ جون ۱۹۵۰ء تک ۶۰ ہزار ٹن رائی کا تیل اور ۱۵ ہزار ٹن مونگ پھلی کا تیل اور ۱۵ ہزار ٹن بناسپتی گھی پاکستان کو مہیا کرنا منظور کیا ہے۔

مسلمان سے خطاب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ولکل وجهة هو موليها فاستبقوا الخيرات (البقرة) کہ ہر شخص کے لئے ایک جائے توجہ ہے۔ اور ایک مقصد ہے۔ جسے وہ اپنے سامنے رکھتا ہے۔ اور اس میں کامیابی چاہتا ہے۔ اے مسلمانو۔ تمہارا کام یہ ہونا چاہیئے۔ کہ نیکیوں میں ترقی کرو۔

موجودہ زمانہ میں اسلامی نظریہ کو ملیامیٹ کیا جا رہا ہے۔ ہر شخص کو دنیا کا فکر ہے۔ دین کی طرف کوئی متوجہ نہیں

ہر کسے در کارِ خود با دینِ احمد کار نیست

اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو ایسے وقت میں مبعوث فرمایا۔ کہ قرآن کریم کے ارشاد کے ماتحت فاستبقوا الخیرات کی تلقین کی جائے۔ چنانچہ حضور نے اس تلقین کی۔ اور ساری زندگی اسلام کی خدمت میں گذاری۔ اور اپنے پیچھے اس مقصد کے حصول کے لئے ایک جماعت چھوڑی۔ کہ جو دین کی خاطر قربانیاں کرنے والی۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی ہو۔ پس جماعت احمدیہ کے احباب کو اپنا مقام سمجھنا چاہیئے اور نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ ساری دنیا کا راستہ اور ہے۔ اور جماعت احمدیہ نے اس راستہ پر چلنا ہے۔ جو اس زمانہ کے امام اور ہادی نے پیش کیا ہے۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو وقت کے امام کے بتائے ہوئے رستے پر گامزن ہوتے ہیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

وفات!

ماسٹر غلام رسول دھلی والے مورخہ ۱۰-۸-۴۹ کو ایک لمبی علالت کے بعد اپنے مالک حقیقی سے جا ملے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم ایک صحابی کا لڑکا پیدائشی احمدی تھا۔ چونکہ ان کے جنازہ پر کم آدمی تھے۔ اس لئے احباب سے جنازہ غائب پڑھنے کی درخواست ہے۔

(بابو عزیز دین پنشنر ظفروال ضلع سیالکوٹ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت ۱۱۷۳۹:۔ میں غلام حیدر ولد رحیم بخش صاحب ساکن کھروڑیاں راجیاں ڈاک خاص تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب اس وقت زندہ ہیں۔ جو جائداد میرے والد صاحب کے نام تھی۔ وہ مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے اس وقت میرے قبضہ میں ۲ ایکڑ زمین اور ایک مکان خام موضع کھروڑیاں راجیاں ڈاکخانہ خاص میں ہے۔ میں اس وقت اپنی آمد میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو سال ششماہی میں انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ یا میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ غلام حیدر موصی ولد رحیم بخش موضع کھروڑیاں ڈاکخانہ خاص۔ گواہ شد:۔ صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا حال وارد بھاگووال۔ گواہ شد:۔ رحیم بخش والد موصی

وصیت ۱۱۷۴۰:۔ میں سردار بیگم زوجہ غلام حیدر صاحب کھروڑیاں اُچیاں ڈاکخانہ خاص تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ /۲۰۰ دوصد روپیہ ہے جو کہ وصول کر چکی ہوں۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ المرقوم مہاجرہ سردار بیگم زوجہ غلام حیدر موصی سکنہ حال کھروڑیاں ڈاکخانہ خاص تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ بقلم خود غلام حیدر موصی خاوند موصیہ

وصیت ۱۱۷۴۱:۔ میں قاضی محمد ابراہیم ولد علی محمد صاحب قوم راجپوت عمر ۴۴ سال سکنہ کھروڑیاں اُچیاں ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۲½ گھماؤں (اڑھائی گھماؤں) اراضی۔ میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ میں مدرس ہوں۔ میری تنخواہ ماہوار الاؤنس /۸۵ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا ہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ محمد ابراہیم موصی بقلم خود گواہ شد:۔ محمد سعید احمدی ولد قاضی محمد ابراہیم صاحب گواہ شد:۔ صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا

وصیت ۱۱۷۴۴:۔ میں چوہدری بڈھے خان ولد چوہدری لطف دین صاحب عمر ۷۰ سال ساکن موسیوالہ ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۸ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱۴ گھماؤں زمین ہے (۱۴) میں کاشتکاری کرتا ہوں تحریک جدید بھی ادا کرتا ہوں۔ جائداد بھی وقف کی ہوئی ہے۔ موجودہ گھماؤں کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو اس قدر رقم یعنی اس جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ العبد نشان انگوٹھا چوہدری بڈھے خاں: گواہ شد:۔ صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا حال وارد بھاگووال گواہ شد:۔ نذیر احمد:۔ گواہ شد:۔ کاتب بدر الدین بقلم خود محاسب مال موسیوالہ

وصیت ۱۱۷۴۵:۔ میں محمد اسمعیل ولد چوہدری خیرالدین صاحب قوم جٹ عمر ۲۶ سال ساکن موسیوالہ ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۸ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری سابقہ جائداد موضع لوچھی ننگل میں ہے۔ ایک مکان خام۔ ایک گھماؤں زمین ہے۔ ڈاکخانہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور اس وقت میں پناہ گزین ہوں۔ موضع موسیوالہ میں میرے نام ۱۴ گھماؤں زمین الاٹ ہوئی ہے جس میں میں کاشت کرتا ہوں۔ اپنی آمد میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو سال ششماہی میں انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میں اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ اور جو میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ محمد اسمعیل موصی گواہ شد صوفی علی محمد

صحابی موصی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ کاتب عبد الرحمن محاسب مال موسیوالہ گواہ شد:۔ سید محمود احمد درویش موضع موسیوالہ بقلم خود

وصیت ۱۱۷۴۶:۔ میں غلام فاطمہ زوجہ شریف الدین صاحب قوم گوجر عمر ۴۵ سال ساکن رلیو کے ڈاکخانہ بدو کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۸ ۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ یعنی سو روپیہ /۱۰۰ روپیہ مہر ہے ایک عدد ڈنڈیاں طلائی وزنی ۱/۴ ا تولہ اور کوئی زیور نہیں ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد غلام فاطمہ زوجہ شریف الدین سکنہ رلیو کے تحصیل ڈسکہ گواہ شد۔ سکرٹری مال شرف الدین مہاجر مجاہد موصی سکنہ رلیو کے خاوند موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ صوفی علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا حال وارد بھاگووال

وصیت نمبر ۱۱۷۴۷ میں شرف الدین مجاہد ولد چوہدری فضل الٰہی قوم گوجر عمر ۳۲ سال ساکن رلیو کے ڈاکخانہ بدو کے ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۸ ۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد سابقہ ضلع گورداسپور موضع داراپور ڈاکخانہ جاگووال میں ہے۔ جو کہ ۱۰۰ گھماؤں ایک صد ہے۔ باقی سکونتی مکان وغیرہ ہیں۔ میری اسوقت موجودہ جائداد جس پر میرا قبضہ ہے۔ موضع رلیو کے ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ اسکی جو آمد ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو میرے مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ میں اراضی نمبردار بھی ہوں۔ العبد شرف الدین مجاہد مہاجر سکنہ رلیو کے تحصیل ڈسکہ گواہ شد:۔ چوہدری جان محمد امیر جماعت احمدیہ رلیو کے جان محمد بقلم خود گواہ شد:۔ صوفی علی محمد صحابی وموصی انسپکٹر وصایا حال وارد بھاگووال بقلم خود علی محمد

وصیت نمبر ۱۱۷۴۸ میں چوہدری محمد صدیق احمد ولد چوہدری غلام احمد ساکن مرسی والہ ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۸ ۱۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب ابھی موجود ہیں اور وہ موصی ہیں۔ اس وقت میں ملازمت کرتا ہوں۔ میری تنخواہ اس وقت ساٹھ روپے ہے۔ اس کے علاوہ میں پناہ گزین ہوں اور اب موسیوال میں آباد ہوں میں اپنی تنخواہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو ماہ بماہ انشاء اللہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی العبد:۔ صدیق احمد موصی گواہ شد صوفی علی محمد صحابی گواہ شد:۔ کاتب عبد الرحمن محاسب مال جماعت احمدیہ موسیوالہ

وصیت نمبر ۱۱۷۵۲ میں رحمت بی بی زوجہ چوہدری حسین بخش صاحب نمبردار عمر ۵۰ سال ساکن گنگ ڈاکخانہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۸ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے یکصد روپیہ مہر۔ زیور کوئی نہیں ہے۔ معلوم نہیں بوجہ ہجرت کہاں گیا اور کہاں رہ گیا اسکے ۱/۴ کی وصیت کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ رحمت بی بی موصیہ زوجہ حسین بخش نمبردار موصی۔ دستخط یا نشان انگوٹھا موصیہ (نشان انگوٹھا)

ولادت

میرے چچا محمد الطاف صاحب فاروقی کو اللہ تعالیٰ نے ۱۵/۷/۴۹ کو لڑکا عطا فرمایا ہے

احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود کو خادم دین بنائے۔ آمین

محمد اسلم فاروقی قصور ضلع لاہور

ایران سے یہودی غیر قانونی طور پر لائے جا رہے ہیں

عراق کا امریکی افسر سے احتجاج

بغداد ۱۹ اگست۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں کے محکمہ شہری ہوابازی کو اطلاع ملی ہے کہ امریکی جہاز یہودیوں کو ایران اور مشرق وسطیٰ کے دیگر علاقوں سے لدے غیر قانونی طور پر لا رہے ہیں۔ اسٹار کو اس کا انکشاف کرتے ہوئے ایک افسر نے بتایا کہ یہ غیر قانونی درآمد عراق کے لئے نقصان دہ خیال کی جاتی ہے اور اس کو بند کرنے کے لئے چند ایک حفاظتی اقدام عمل میں لائے جا چکے ہیں۔

اس حفاظتی اقدام کا ایک حصہ یہ ہے کہ عراق کے وزیر خارجہ ڈاکٹر فضل الجمالی نے اس مقصد کیلئے امریکی جہازوں کے استعمال کے خلاف امریکی حکام سے احتجاج کیا ہے۔

یقین کیا جاتا ہے ڈاکٹر فضل الجمالی نے یہ احتجاج اس وقت کیا جبکہ انہوں نے بغداد میں امریکی سفارت خانے کے افسر سے ملاقات کی دوران سے امریکہ اور عراق کے فضائی معاہدے کی تفصیلات پر گفت و شنید کی۔ (اسٹار)

خواجہ شہاب الدین کے دورے کا پروگرام

کراچی ۱۹ اگست۔ خواجہ شہاب الدین وزیر داخلہ صوبہ سرحد کی پاکستانی مہاجر کونسل میں شریک ہونے کے لئے ۱۹ اگست کو جمعہ کے دن کراچی سے براستہ راولپنڈی نتھیا گلی روانہ ہو رہے ہیں۔ آپ ۲۱ اگست کی صبح کو راولپنڈی پہنچیں گے اور ۲۲ اگست کی صبح تک وہاں قیام کریں گے۔ بعد ازیں آپ بذریعہ کار نتھیا گلی روانہ ہوں گے۔ تاکہ سہ پہر کو کونسل کے اجلاس میں ٹھیک وقت پر شریک ہو سکیں۔ امید ہے کہ آپ ۲۴ اگست تک کراچی واپس آ جائیں گے۔

مشرقی پاکستان کو سمندر پار ٹیلیفون سروس

کراچی ۱۹ اگست۔ ۱۵ اگست سے سمندر پار ٹیلیفون سروس مشرقی پاکستان تک بڑھا دی گئی ہے۔ یاد ہوگا کہ کراچی اور لنڈن کے درمیان براہ راست سرکٹ قائم ہونے کے بعد مغربی پاکستان کی سمندر پار ٹیلیفون کی کل ٹریفک نئے سرکٹ پر چل رہی تھی۔ کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان ریڈیو ٹیلیفون سرکٹ کے قیام کے بعد مشرقی پاکستان سے تمام سمندر پار ٹریفک کو ہندوستان سے گذرے بغیر نئے سرکٹ پر چلانے کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ مشرقی پاکستان سے سمندر پار ٹیلیفون کالز کی شرحیں وہی ہوں گی جو مغربی پاکستان سے ہیں۔

برما کے نائب وزیر اعظم کراچی آ رہے ہیں

کراچی ۱۹ اگست۔ اتحادیہ برما کے نائب وزیر اعظم آنریبل بونی دن برما جاتے ہوئے کراچی ٹھہریں گے برمی سفیر متعینہ سیام ہز ایکسی لنسی یو ہلا مانگ آپ کے ہمراہ ہیں۔ امید ہے کہ وہ بی۔ او۔ اے۔ سی کے طیارے بونز میں ۱۹ اگست ۱۹۴۹ء کو دو بجے شب کراچی پہنچیں گے

اسکولوں کا معائنہ

عمان ۱۹ اگست۔ اقوام متحدہ کی تعلیمی اور ثقافتی انجمن نے تنظیم نو کے محکمے کے ڈائرکٹر مسٹر ڈارو کی عنقریب مشرق اردن آنے والے ہیں آپ ان مدارس کا معائنہ کریں گے جو عرب مہاجرین کے لئے بنائے جا رہے ہیں (اسٹار)

لنکا کیلئے پہلے تیار کئے ہوئے مکانات

کولمبو ۱۹ اگست۔ لنکا میں مکانات کی تعمیر میں اضافے اور ہسپتالوں کی توسیع کے پروگرام پر جلد عمل کرنے کے لئے لنکا کے وزیر صحت اور لوکل حکومت اور حکومت ہند سے مکانات کے لئے تیار کئے ہوئے سامان کے متعلق گفت و شنید کریں گے۔ مسٹر ایس ڈبلیو آر۔ ڈی۔ بندرا نائیک وزیر صحت آئندہ ماہ عالمگیر صحت کی جماعت کی منطقاتی کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے نئی دہلی آئیں گے۔ اس وقت وہ یہ سامان حاصل کرنے کی گفت و شنید کریں گے۔ اگر سامان حاصل کرنا ممکن نہ ہوا تو وہ لنکا میں ایسا سامان بنانے کے لئے ایک فیکٹری کے قیام کے متعلق گفت و شنید کریں گے۔ صحت کانفرنس نئی دہلی میں ۲۶ اور ۲۷ ستمبر کو ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس میں مکانات کے مسئلے پر بھی گفت و شنید کی جائے گی۔

حکومت لنکا کے تعمیرات کے ماہر وزیر صحت کے ساتھ نئی دہلی جائیں گے۔ تعمیرات کے ماہر ہندوستان میں پہلے تیار کئے ہوئے تعمیرات کے سامان کی تیاری اور اس کے حصول کے امکانات کا جائزہ لیں گے۔ (اسٹار)

حکومت پاکستان کے ملازموں نے ہڑتال کا نوٹس واپس لے لیا

کراچی ۱۹ اگست۔ حکومت پاکستان کے ملازمین نے ہڑتال کا نوٹس واپس لے لیا ہے۔ یاد رہے کہ انہوں نے یہ نوٹس کوئی دو ہفتے پیشتر دیا تھا۔ کلرکوں کی جس ایسوسی ایشن نے نوٹس دیا تھا وہ حکومت کی طرف سے تسلیم شدہ نہیں۔ نوٹس میں اس کو تسلیم کرنے کا مطالبہ بھی کیا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے ایسوسی ایشن کو آگاہ کیا ہے کہ اس کا موجودہ طریقہ خلاف آئین ہے اور جب تک وہ آئینی طریقہ اختیار نہیں کرتی اسے تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ ایسوسی ایشن نے اظہار افسوس کے ساتھ نوٹس واپس لے لیا۔ حکومت ایسوسی ایشن کو تسلیم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

لبنان پر آشوب دور سے گذر رہا ہے۔ کمیونسٹوں کیخلاف جنگ

قاہرہ ۱۹ اگست۔ کمیونزم کے خلاف جنگ یہاں ایک سال سے جاری ہے اب یہ جنگ لبنان کی چھوٹی سی ریپبلک میں پھیل گئی ہے جس کی سرحد شام اور فلسطین کی سرحد سے ملتی ہے۔ لیکن لبنانی باشندوں کے لئے نئی جدوجہد مسلسل قومی گڑبڑ کے دور کا ایک حصہ ہے۔ قومی گڑبڑ موسم گرما کے ابتدائی ہفتوں میں شروع ہوئی تھی۔ اور ابھی تک اس کے ختم ہونے کے کوئی آثار نہیں ملتے۔

لبنان کے اکثر باشندوں کے لئے ۱۹۴۹ء بہت دشوار سال ہے۔ سیاحوں کے باعث جو تجارت ہوتی تھی وہ باقی نہیں رہی اور بیروت اور پہاڑی مقامات پر اشیاء کے نرخ بہت زیادہ ہیں۔ ابھی قوم بیرونی حکمرانی کے اثرات کے خلاف جدوجہد ہی کر رہی تھی کہ فلسطین کی جنگ کے باعث اقتصادی مشکلات میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔ پہلا تنازعہ لبنان اور اس کے ہمسایہ شام میں ہوا۔ بیروت کا زیادہ تر انحصار شام کے اقتصادی ذرائع پر ہے۔ جب شامی فوج کے چار اشخاص ایک فلسطینی باغی کو پکڑنے کے لئے لبنان میں داخل ہوئے اس وقت سرحد پر آمد و رفت بند کر دی گئی۔ فلسطینی باغی نے یہودیوں کے ساتھ معاونت کی تھی۔ ایک قانونی جھگڑا جلد ہی ایک بین الاقوامی مسئلہ بن گیا اور ایک وقت ایسا معلوم ہونے لگا کہ شام مارشل حسنی الزعیم کے تحت لبنان کو اپنے ملک میں شامل کرے گا۔ اس وقت مارشل زعیم نے کامیابی کے ساتھ انقلاب پیدا کیا تھا یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ مشرق وسطیٰ میں ایک نئی جنگ چھڑ جائے گی۔

لیکن جب سرحد کو بند ہوئے چند ہفتے گذر گئے اور حالات بہت زیادہ خراب ہو گئے۔ تو دو نو چھوٹی چھوٹی مملکتوں میں سمجھوتہ ہو گیا۔ اور ایک دوسرے نے اظہار افسوس کیا۔ دونوں ملکوں کی مشترکہ آبادی ۵۰ لاکھ سے کچھ کم ہے (اسٹار)

بیروت کے کسٹم شیڈ میں آگ

بیروت ۱۹ اگست۔ بیروت کے کسٹم شیڈ میں ایک کیمیاوی گودام میں آگ لگ جانے کے باعث ایک لاکھ لبنانی لیرا کا نقصان ہوا ہے آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ (اسٹار)

لڑکیوں کا امتحان مڈل مارچ ۱۹۵۰ء میں ہوگا

لاہور ۱۹ اگست۔ لاہور محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی طرف سے اطلاع مظہر ہے کہ متعلقہ اشخاص کی آگاہی کے لئے اطلاع دی جاتی ہے کہ لڑکیوں کا آئندہ امتحان مڈل تقسیم سے پہلے کی مقررہ تاریخوں کے مطابق مارچ ۱۹۵۰ء کے پہلے ہفتہ میں شروع ہوگا۔ امتحان میں داخلہ کے لئے درخواستیں پیش کرنے کی آخری تاریخ ۱۵ دسمبر ۱۹۴۹ء مقرر کی گئی ہے۔ جن ہیڈ معلمات نے پچھلے سال کے امتحان میں شامل ہونے کے لئے طالبات بھیجی تھیں۔ انہیں داخلہ کے فارم ارسال کئے جا رہے ہیں۔ پرائیویٹ طور پر امتحان میں شامل ہونے والی طالبات کو چاہئیے کہ رجسٹرار محکمانہ امتحانات محکمہ تعلیم مغربی پنجاب لاہور کو فارموں کے لئے لکھیں۔

بلغاریہ کی وزارت کا اول بدل روسی نمونے کے مطابق ہوا

کریملن کا اقتدار مضبوط ہو گیا

لندن (ریڈیو سے) حکومت بلغاریہ کی وزارت میں حال ہی میں جو اول بدل ہوا ہے اس کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ جن تین بڑے وزراء کو نائب وزیر اعظم کے عہدوں پر مقرر کیا گیا تھا انہیں ان کے شعبہ جاتی فرائض سے سبکدوش کر دیا گیا ہے۔ صورت یہ ہے کہ وہ نائب وزیر اعظم کے عہدے پر بدستور فائز ہیں لیکن انہیں کوئی شعبے نہیں دیئے گئے تاکہ وہ وزیر اعظم کولاروف سے مل کر حکومت کے اعلیٰ مسائل کی طرف توجہ دے سکیں۔

تین وزیروں کے نام یہ ہیں۔ وزیر داخلہ ایم انٹن یوگوف، وزیر ثقافت: ویم ولکو چرون کوف اور صدر منصوبہ بندی کمیشن: ایم دوبری ترپچے شیف۔ ان کے شعبہ جاتی جانشین مقرر ہو چکے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ماسکو کے نہایت قابل اعتماد نامزد حضرات ہیں۔

وزیر اعظم نے بذات خود وزارت خارجہ کا شعبہ مقدونیہ کے نمائندہ پوپ ڈموف کے سپرد کر دیا ہے اس تبدیلی کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ وزارت کے اندر ایک اور طاقت در "اندرونی کابینہ" بن گیا ہے۔ جس کے وزیروں کو کوئی شعبے نہیں دیئے گئے۔ سوویٹ یونین میں بھی یہی ہوا تھا۔ ایم مولوٹوف کو وزارت خارجہ کے روزمرہ فرائض سے سبکدوش کر کے یہ فرائض ایم وشنسکی کے سپرد کر دیئے گئے۔

یوم استقلال پاکستان پر عراق میں خوشی

بغداد۔ ۱۹ اگست پاکستان اور ہندوستان کی آزادی کی سالگرہ کا عراق کی ممتاز ہستیوں نے خیر مقدم کیا۔ سینیٹ کے صدر جمیل المدفاعی نے اسٹار کو بتایا یہ موقع مشرق وسطیٰ اور مشرق بعید کی آزادی اور ان علاقوں میں امن و امان رکھنے کی ضامن ہے ہم عراقیوں کو ان دو بڑے مشرقی ممالک کے ساتھ خوشگوار تعلقات پر اطمینان قلب حاصل ہے۔ (اسٹار)